https://farid.ps/articles/the_imperial_greed_for_energy/ur.html

سامراجی توانائی کی ہوس

نکولس مادورو طویل عرصے سے یہ دلیل دیتے آئے ہیں کہ وینزویلا کے دکھ اور فلسطینی جدوجہد الگ الگ سانحات نہیں بلکہ ایک ہی عالمی جرم کی مظاہریں ہیں: سامراجی تسلط جو توانائی کی ناقابل تسخیر بھوک سے چلتا ہے۔ مادورو نے تقریر بہ تقریر اسے ایک مشترکہ قسمت قرار دیا جو امریکہ کی حمایت یافتہ جارحیت سے مسلط کی گئی—جس میں خودمختار اقوام کو خودمختاری سے محروم کیا جاتا ہے، ناکہ بندیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور عالمی طاقتوں کی ہوس کردہ وسائل کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے۔ تاریخ نے اب ان کی تنبیہ کو درست ثابت کر دیا ہے۔ وینزویلا اور فلسطین امریکہ کی فوسل فیولز—تیل، گیس اور توانائی کنٹرول—کی شکاری پیگیری کے متوازی متاثرین کے طور پر کھڑے ہیں، خواہ کچھ بھی قیمت ہو۔

وینزویلا اور فلسطین: مشترکہ سامراج مخالف محاذ

وینزویلا کا فلسطین سے اتحاد نہ تو بیان بازی کا تماشہ تھا اور نہ ہی سفارتی موقع پرستی۔ یہ چاویزم کا بنیادی ستون تھا، جو ہیوگو شاویز سے وراثت میں ملا اور مادورو کے دور میں برقرار رہا۔ 2013 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سے مادورو نے فلسطین کے قبضے کو وینزویلا کے اپنے محاصرے سے الگ نہیں کیا۔ وینزویلا نے 2009 میں اسرائیل سے سفارتی تعلقات توڑ دیے، غزہ کے متعدد بحرانوں میں انسانی امداد فراہم کی، اور اسرائیلی اقدامات کو امریکہ کی طاقت سے ممکنہ جرائم قرار دیا۔

مادورو نے بارہا غزہ کو اجتماعی سزا کی لیبارٹری قرار دیا—جو ان کے مطابق امریکہ کی پابندیوں سے وینزویلا پر اقتصادی گلا گھونٹنے کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے واشنگٹن اور اس کے اتحادیوں پر الزام لگایا کہ وہ غزہ میں "نسل کشی" کو ممکن بناتے ہیں جبکہ کراکس کے خلاف "اقتصادی دہشت گردی" کرتے ہیں۔ 2024 کی ایک تقریر میں انہوں نے فلسطینی جدوجہد کو "انسانیت کا سب سے مقدس مقصد" قرار دیا، اور اسے وینزویلا کی امریکہ کی تیل کی دولت پر قبضے کی کوششوں کے خلاف مزاحمت سے واضح طور پر جوڑا۔

یہ تنبیہیں ناقدین نے نظریاتی ڈھونگ قرار دے کر مسترد کر دی تھیں۔ مگر اس کے بعد کے واقعات نے انہیں خوفناک حد تک درست ثابت کر دیا۔ مادورو کا کہنا تھا کہ وسائل سے مالا مال قومیں صرف دباؤ کا نشانہ نہیں بنتیں بلکہ انہیں پابندیوں، پراکسی تنازعات اور براہ راست طاقت سے نشانہ بنایا جاتا ہے جب تک کہ مطیع حکومتیں قائم نہ ہو جائیں۔ فلسطین میں انہوں نے غزہ کی

اسرائیلی ناکہ بندی کو فلسطینیوں کو اپنے قدرتی وسائل، بشمول غزہ میرین گیس فیلڈ، پر کنٹرول سے انکار کی دانستہ حکمت عملی قرار دیا۔ وینزویلا میں یہی منطق تیل پر लागو ہوتی ہے۔ جبکہ توانائی کی تبدیلی کی بیان بازی کے باوجود فوسل فیولز جیو پولیٹیکل طاقت کا مرکز ہیں، امریکہ کی مداخلت پسندی شدت اختیار کر گئی، اور مادورو کا تجزیہ زندہ حقیقت بن گیا۔

وینزویلا: اپنے تیل کی حفاظت کی سزا

وینزویلا کی وسیع قدرتی دولت نے اسے غیر ملکی شکاریت کا نشانہ بنایا۔ دنیا کے سب سے بڑے ثابت تیل کے ذخائر—300 ارب بیرل سے زائد—جو زیادہ تر اورینوکو بیلٹ میں مرکوز ہیں، یہ ملک توانائی کی بھوکی طاقتوں کے لیے ناقابل چشم پوشی انعام ہے۔ مادورو کے دور میں ریاستی تیل کمپنی PDVSA نے امریکہ کی کارپوریٹ تسلط کی مزاحمت کی، بلکہ روسیہ، چین اور ایران کے ساتھ شراکت داری کی تاکہ کرابوبو اور جونین جیسے منصوبے تیار کیے جائیں۔

جواب اقتصادی جنگ کی صورت میں آیا۔ 2017 سے شروع ہونے والی امریکہ کی پابندیوں نے وینزویلا کی معیشت کو منظم طور پر مفلوج کر دیا، تیل کی پیداوار کو تقریباً 2.5 ملین بیرل یومیہ سے ایک ملین سے کم کر دیا۔ مادورو نے ان پابندیوں کو جمہوریت کی فروغ کی بجائے چوری کے آلات قرار دیا—جو وینزویلا کو مجبور کرنے کے لیے بنائے گئے تاکہ اس کے تیل کے کنوئیں امریکہ کے کنٹرول میں آجائیں۔

یہ مقصد 5 جنوری 2026 کو واضح ہو گیا جب امریکہ کی فوجی حملوں نے کراکس کو نشانہ بنایا اور نکولس مادورو کو گرفتار کر لیا گیا۔ صدر ٹرمپ نے آپریشن کو "نارکوٹیررازم" کے خلاف مہم قرار دیا، مگر ان کے اپنے الفاظ نے کسی بہانے کو چھین لیا۔ مار-ا-لاگو میں تقریر کرتے ہوئے ٹرمپ نے اعلان کیا: "ہم ملک چلائیں گے جب تک کہ محفوظ، مناسب اور دانشمندانہ منتقلی ممکن نہ ہو جائے۔" انہوں نے زور دیا کہ وینزویلا کی امریکہ کی انتظامیہ "ہمیں ایک پیسہ بھی نہیں لگے گی" کیونکہ تیل کی آمدنی—"زمین سے نکلنے والا پیسہ"—امریکی کوششوں کی تلافی کرے گی۔

یہ کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ یہ ایک آشنا سامراجی اسکرپٹ کی پیروی کرتا تھا، عراق اور لیبیا کی یاد تازہ کرتا، جہاں رژیم چینج نے توانائی تک رسائی کا راستہ کھولا۔ مادورو کی برطرفی، جسے عالمی سطح پر جارحیت کا فعل قرار دے کر مذمت کی گئی، نے ان کی برسوں کی تنبیہوں کو درست ثابت کر دیا: وینزویلا کا تیل اسے نشانہ بناتا ہے۔ ٹرمپ کی وسائل نکالنے پر غیر معذرت خواہانہ توجہ نے مداخلت کو بے نقاب کر دیا—یہ سیکیورٹی پالیسی کے بہانے توانائی کا قبضہ تھا۔

غزہ میرین: فلسطین کا چوری شدہ مستقبل

فلسطین کا تجربہ بھی یہی منطق دہبال کرتا ہے۔ 2000 میں غزہ میرین گیس فیلڈ دریافت ہوئی، جو ساحل سے تقریباً 36 کلومیٹر دور ہے اور تخمیناً ایک ٹریلین کیوبک فٹ قدرتی گیس رکھتی ہے۔ عالمی معیاروں سے معمولی ہونے کے باوجود، یہ فیلڈ فلسطینی توانائی کی خودمختاری کے لیے لائف لائن ہے۔ یو این سی ایل او ایس کے تحت فلسطینی سمندری حدود میں واقع، غزہ میرین کو غزہ کی معیشت تبدیل کر دینی چاہیے تھی۔

اس کے بجائے، ترقی کو گلا گھونٹ دیا گیا۔ اسرائیلی پابندیاں، فوجی کنٹرول اور جاری قبضے نے فلسطینیوں کو اپنے وسائل تک رسائی سے روک دیا۔ وکلاء کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی ناکہ بندی اور بار بار فوجی مہمیں—جو امریکہ کی سفارتی اور فوجی حمایت سے ممکن ہیں—نہ صرف سیکیورٹی کے مقاصد بلکہ اقتصادی بھی رکھتی ہیں: فلسطینیوں کو اپنی قدرتی دولت پر خودمختاری سے انکار۔

اکتوبر 2023 کی جنگ کے بعد سے یہ خدشات شدت اختیار کر گئے۔ الزامات بڑھے کہ غزہ میں بڑے پیمانے پر بے گھری اسرائیلی استحصال کو آسان بنا سکتی ہے، غزہ میرین کو علاقائی توانائی نیٹ ورکس میں ضم کر کے امریکہ کی حمایت سے۔ 2023 میں اسرائیل کی ملحقہ پانیوں میں تلاشی لائسنس جاری کرنے، اور مصر کے ساتھ 35 ارب ڈالر کی گیس برآمد ڈیل نے وسائل کی دانستہ چوری کے دعووں کو ہوا دی۔ اس پورے عمل میں امریکہ نے اسرائیل کو سفارتی طور پر ڈھال دیا، یو این قراردادوں کو ویٹو کیا اور لیوانٹ بیسن میں توانائی سیکیورٹی کو فلسطینی حقوق پر ترجیح دی۔

وینزویلا سے مماثلت واضح ہے۔ دونوں صورتوں میں پابندیاں، ناکہ بندیاں اور طاقت مقامی آبادیوں کو اپنے وسائل سے فائدہ اٹھانے سے روکتی ہیں، جبکہ بیرونی طاقتیں خود منافع کے لیے پوزیشن بناتی ہیں۔

قانون کی توڑ پھوڑ

وینزویلا میں امریکہ کی مداخلت اور ٹرمپ کے اپنے بیانات بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت سنگین نتائج اٹھاتے ہیں۔

قبضے کے تحت وینزویلا

کھلے طور پر اعلان کر کے کہ امریکہ منتقلی کے دور میں وینزویلا "چلائے گا"، ٹرمپ نے قبضے کی قانونی شرائط قائم کر دیں۔ 1907 کے ہیگ ریگولیشنز کے آرٹیکل 42 کے تحت قبضہ تب وجود میں آتا ہے جب علاقہ دشمن فوج کی اتھارٹی کے تحت ہو جو موثر کنٹرول

استعمال کرتی ہو۔ 5 جنوری 2026 کا آپریشن—فوجی حملوں اور ریاستی سربراہ کی جبری برطرفی کا امتزاج—یہ تعریف پورا کرتا ہے، جو جنیوا کنوینشنز کے تحت ذمہ داریاں فعال کرتا ہے۔

بین الاقوامی قانون واضح ہے: قبضہ کرنے والی طاقت قدرتی وسائل کو اپنے فائدے کے لیے استحصال نہیں کر سکتی۔ ہیگ ریگولیشنز کے آرٹیکل 55 قبضہ کرنے والے کو صرف usufruct—عارضی انتظام بغیر ناقابل تجدید وسائل کی کھپت—تک محدود کرتا ہے۔ چوتھے جنیوا کنوینشن کے آرٹیکل 33 لوٹ مار کو واضح طور پر منع کرتا ہے، جو روم سٹیٹیوٹ کے تحت جنگی جرم ہے۔ ٹرمپ کے وعدے کہ امریکہ کی تیل کمپنیاں وینزویلا کے تیل سے منافع حاصل کریں گی، اور آمدنی امریکہ کے اخراجات کی تلافی کرے گی، ان ممانعتوں کی خلاف ورزی کی واضح نیت ظاہر کرتے ہیں۔

ریاستی سربراہ کی اغوا

نکولس مادورو کی گرفتاری ان خلاف ورزیوں کو مزید سنگین بناتی ہے۔ عالمی عدالت انصاف کے 2002 کے Arrest Warrant کیس میں تصدیق شدہ کسٹمری بین الاقوامی قانون موجودہ سربراہان مملکت کو غیر ملکی فوجداری دائرہ کار سے مطلق استثنیٰ دیتا ہے۔ رضامندی یا حوالگی کے بغیر مادورو کو جبری طور پر ہٹانا یو این چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی خلاف ورزی ہے، جو ریاستی خودمختاری کے خلاف طاقت کے استعمال کو منع کرتا ہے۔ قانونی ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ یہ فعل ریاستی ذمہ داری، تلافی اور انٹرنیشنل کرمنل کورٹ کی جانچ پڑتال کو دعوت دیتا ہے، جبکہ عالمی سطح پر سفارتی اصولوں کو کمزور کرنے والا نظیر قائم کرتا ہے۔

امریکہ کا ملکی قانون نظر انداز

ملکی سطح پر یہ مداخلت 1973 کے وار پاورز ریزولیوشن سے ٹکراتی ہے۔ صدر صرف کانگریسی اجازت یا امریکہ پر حملے سے پیدا ہونے والے قومی ہنگامی صورتحال میں فورسز کو دشمنی میں شامل کر سکتا ہے۔ ٹرمپ کا "نارکوٹیررازم" کا جواز یہ معیار پورا نہیں کرتا۔ کوئی قریب الوقوع مسلح حملہ موجود نہ تھا۔ یہ آپریشن اس لیے غیر قانونی دشمنی کا آغاز تھا، کانگریس کو نظر انداز کر کے، جو لیبیا 2011 جیسے پچھلے تنازعات کی یاد تازہ کرتا ہے۔

فلسطین اور وینزویلا: ایک ہی جرم، مختلف نام

یہ خلاف ورزیاں اسرائیل کی فلسطینی وسائل کی طویل استحصال کی عکاسی کرتی ہیں۔ مغربی کنارے میں اسرائیل مشترکہ آبی ذخائر کا تخمیناً 80% بستیوں اور ملکی استعمال کے لیے موڑ دیتا ہے، فلسطینی رسائی کو شدید محدود کر کے—قبضے کے قانون کی ایک اور خلاف ورزی۔ غزہ میں فلسطینی گیس پر کنٹرول کی اسرائیلی رکاوٹ، اور دسمبر 2025 میں مصر کے ساتھ دستخط شدہ 35 ارب ڈالر کی برآمد ڈیل، اقتصادی تسلط کو مضبوط کرتی ہے جبکہ فلسطینی محروم رہتے ہیں۔

وینزویلا کی طرح، قبضہ صرف سیکیورٹی کے لیے نہیں بلکہ منافع کے لیے برقرار ہے۔

نتیجہ

مادورو کا وینزویلا اور فلسطین کو جوڑنا نہ مبالغہ تھا نہ پروپیگنڈہ—یہ تشخیص تھی۔ دونوں معاشرے، قیمتی فوسل فیولز سے مالا مال، خودمختاری کے دعوے کی سزا پا رہے ہیں۔ دونوں کو ناکہ بندیوں، پابندیوں اور فوجی طاقت کا سامنا ہے جو مزاحمت توڑنے اور وسائل نکالنے کے لیے بنائی گئی۔ جب تک تیل اور گیس عالمی طاقت کی بنیاد ہیں، سامراجی ہوس انسانی مداخلت کے بہانے جاری رہے گی۔

انصاف کا تقاضا بیان بازی سے زیادہ ہے۔ یہ قبضوں کا خاتمہ، وسائل کی خودمختاری کی بحالی، اور جدید تنازعات چلانے والی توانائی سامراجیت کا مقابلہ کرنا ہے۔ مادورو کو خاموش کر دیا گیا ہو گا، مگر ان کی بیان کردہ حقیقت قائم ہے—اور وہ مشترکہ جدوجہد بھی جس کا انہوں نے نام دیا۔